اُحمد پور شرقیہ کا حادثہ...... چند المناک پہلو

حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

اس سال عید الفطر سے ایک دن قبل 29 رمضان المبارک 1438ھ بمطابق 25 جون 2017ء کو احمد پور شرقیہ جنوبی پنجاب میں آئل ٹینکر کا المناک حادثہ پیش آیا۔ٹینکر الٹنے سے اس میں موجود آئل قریب کھیت کی کیاریوں میں بہنے لگا،آس پاس کی آبادی میں جب لوگوں کو اطلاع ہوئی تو وہ ٹینکر سے بہنے والے آئل کو جمع کرنے لگے،کسی کے پاس بوتل، کسی کے پاس بالٹی اور کسی کے ہاتھ میں جگ تھا۔بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کا جائے حادثہ پر ایک ہجوم ہوگیا اور تھوڑی دیر میں کسی شخص کی بے احتیاطی کی بنا پر اچانک آگ بھڑک اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے موقع پر ہی سو سے زیادہ قیمتی جانیں آگ میں جل کر بھسم ہوگئیں،ان میں بیشتر میتیں نا قابل شناخت ہو چکی تھیں۔اخباری رپورٹ کے مطابق ایک سو پچیس نا قابل شناخت میتوں کی اجتماعی نماز جنازہ ادا کر کے ان کی تدفین کر دی گئی اور پچیس کے قریب قابل شناخت لاشیں لواحقین کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ بہاولپور اور ملتان کے ہسپتالوں میں لائے جانے والے زخمیوں میں دو درجن سے زیادہ افراد دم توڑ گئے ہیں،مرنے والوں کی تعداد دو سو سے بڑھ گئی ہے،اس طرح یہ احمد پور شرقیہ کی تاریخ کا سب سے المناک واقعہ پیش آیا...... اللہ جل شانہ مرنے والوں کی مغفرت فرمائے، لواحقین کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور وطن عزیز کی حفاظت فرمائے، یہاں اس واقعہ کے چند پہلوؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(۱)...... ایسے حادثات کے موقع پر سب سے زیادہ ذمہ داری حکومت اور ریاست کی ہوتی ہے کہ وہ جانی اور مالی نقصان کو کم سے کم کرنے کے لئے اپنے تمام اداروں کو سرکاری مشینری کے ساتھ متحرک اور فعال کرے،اس واقعے کی جو رپورٹ مرتب کر کے وزیر اعلیٰ پنجاب کی خدمت میں بھیجی گئی ہے، ذرائع ابلاغ کے مطابق اس میں ضلعی

انتظامیہ اور پولیس کے محکمے کو ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے، ضلعی انتظامیہ اگر بروقت متحرک ہو جاتی اور پولیس کے نوجوان بروقت جائے حادثہ پر پہنچ جاتے تو آئل لینے کے لئے جمع ہونے والے ہجوم کو وہ بروقت منتشر بھی کر سکتے تھے بلکہ ہجوم جمع ہونے کی نوبت ہی نہ آتی اور یوں اس قدر جانی نقصان سے بچا جا سکتا تھا، لیکن یہاں وہی روایتی غفلت برتی گئی، انتظامیہ اس وقت حرکت میں آئی جب حادثہ اپنی تمام حشر سامانیوں کے ساتھ بپا ہو چکا تھا، سرکاری اداروں میں اس طرح کی روایتی غفلت برتنے والوں کے خلاف موثر کارروائی عموماً نہیں کی جاتی، چند افسران یا اہلکاروں کو کچھ دن کے لئے معطل کر دیا جاتا ہے اور واقعے کی شدت کم ہو جانے کے بعد انہیں خاموشی کے ساتھ دوبارہ بحال کر دیا جاتا ہے...... یہ ہماری ریاستی اور حکومتی پالیسیوں کی ایک المناک روِش ہے، جب تک اس روش کو ہم تبدیل نہیں کریں گے، یہ روایتی غفلت ختم نہیں ہو سکے گی!

(۲)......اس واقعہ میں تیل لینے کے لئے دیوانہ وار لوگوں کا آنا، ہماری قومی تربیت کا ایک افسوس ناک پہلو ہے، لوگ جس طرح آئل لینے کے لئے دوڑے دوڑے آنے لگے، میڈیا پر یہ تمام مناظر آ چکے ہیں، سوشل میڈیا پر حادثے سے پہلے اور بعد کے ان گنت ویڈیو گردش کر رہے ہیں، یہ ہماری قوم کی عدم تربیت کا ایک المناک پہلو ہے، جسے ساری دنیا نے دیکھا اور دیکھ رہی ہے، اس طرح کسی حادثے کے شکار ٹینکر سے بہتے ہوئے آئل کو لے جانے کے جواز و عدم جواز سے قطع نظر، معمولی فائدے کی خاطر اپنے آپ کو خطرے میں ڈالنے کی یہ روش، قابل اصلاح ہے، اسے شعور کی کمی اور قومی تربیت کے فقدان کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں...... تین سال قبل ٹھیک اسی طرح کا واقعہ حیدر آباد اور کراچی کے درمیان پیش آیا تھا اور اس میں بھی ٹینکر سے نکلنے والے تیل کو لوٹتے ہوئے آگ لگنے سے کئی جانیں ضائع ہوئی تھیں...... قوم کے اندر اس طرح کے حادثات کے وقت رفاہی جذبہ، مثبت شعور اور عمدہ تربیت، صالح نظام تعلیم کو عام کرنے سے ہی ممکن ہو سکتا ہے جو درحقیقت ریاست کی اساسی ذمہ داریوں میں آتا ہے۔ علماء کرام، دانشورانِ قوم اور اربابِ صحافت و میڈیا بھی اس میں مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ذرائع ابلاغ خصوصاً الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے قوم میں مثبت شعور پیدا کرنا ایک اہم فریضہ ہے۔ مہذب معاشروں میں اثر انداز ہو سکنے والے ادارے کبھی اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں ہوتے۔

(۳)......حکومت اور ریاست کی ذمہ داریوں میں سے صحت اور تعلیم دو ایسے شعبے ہیں جو پوری توجہ اور مکمل سرپرستی چاہتے ہیں اور کوئی بھی ریاست ان دو شعبوں کو ترقی دیے بغیر کامیاب ریاست نہیں بن سکتی...... اس حادثے کے وقت بھی صحت کے شعبے میں، ریاست کی کارکردگی کوئی قابل رشک نہیں تھی، قرب و جوار میں ہسپتال ہیں ہو تو ڈاکٹر نہیں، ڈاکٹر ہیں تو مطلوبہ طبی سہولیات نہیں، بے شک پاکستان کے وسائل کا ایک بڑا حصہ دفاعی بجٹ میں

صرف ہوتا ہے کہ وہ اس کی ضرورت ہے لیکن ان دو شعبوں کو بہر حال ہمیں مستحکم کرنا ہوگا، آگے بڑھانا ہوگا اور جدید سہولتوں اور ٹیکنالوجی سے ان کو مالا مال کرنا ہوگا......

(۴)...... پنجاب کی موجودہ حکومت پر ایک الزام یہ بھی لگایا جاتا ہے کہ اس کی ساری توجہ لاہور کی طرف ہے اور جنوبی پنجاب کو مسلسل نظر انداز کیا جارہا ہے، حکومت نے یہاں آکر اگرچہ حادثہ میں مرنے والوں کے لئے بیس بیس لاکھ اور زخمیوں کے لئے دس دس لاکھ دینے کا اعلان کیا، یہ ایک اچھا اور بروقت اقدام تھا، تاہم صحت اور تعلیم کے حوالہ سے کئی منصوبے ابھی تشنہ ہیں، ہسپتالوں میں مناسب طبی سہولتوں کا فقدان ہے لوگوں کو علاج معالجے کے لیے قریب ترین علاقوں میں ہسپتال دستیاب نہیں، وہ ملتان کا رخ کرتے ہیں جہاں سب سے بڑا طبی ادارہ نشتر ہسپتال ہی ہے، وہ بھی اپنے شعبہ جات میں مناسب توسیع نہ ہوسکنے کی وجہ سے اپنی تنگ دامنی کا شاکی رہتا ہے۔ اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ جنوبی پنجاب کے وسیع خطے میں مختلف مقامات پر بڑے اسپتال قائم کیے جائیں تا کہ لوگوں کو علاج معالجے کی سہولیات قریب ترین مقامات پر دستیاب ہوسکیں، اور جنوبی پنجاب کے لوگوں میں احساس کمتری ختم ہو اور وہ اپنے مساویانہ حقوق کی حقیقت کو محسوس کرسکیں۔

(۵)......اس حادثے کے موقع پر قرب وجوار کے دینی مدارس کے طلبہ اور علماء نے قابل تحسین کردار ادا کیا، زخمیوں کو ہسپتال تک پہنچایا اور خون عطیہ کرنے میں انہوں نے حصہ لیا...... اس طرح کے واقعات میں الحمد للہ پاکستانی قوم کے اندر ایثار و ہمدردی اور خدمت واخوت کے اسلامی اوصاف بھی نظر آنے لگتے ہیں، عام لوگوں نے بھی زخمیوں کی مدد کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، یہ ہمارے اسلامی اور پاکستانی معاشرے کا ایک قابل قدر پہلو ہے، دینی مدارس کے طلبہ اور دینی جماعتوں کے کارکن بطور خاص ایسے موقعوں پر نمایاں خدمات انجام دیتے نظر آتے ہیں...... لیکن بہر حال اس طرح کے حادثات سے بچنے کے لئے ہم سب نے مل کر قوم کے اندر ایک شعور بیدار کرنا ہوگا اور ملکی اور ملی سطح پر ایک احساس پیدا کرنا ہوگا کہ ایسے حادثات کے وقت من حیث القوم ہماری روش کیا ہونی چاہیے اور ہماری تربیت کا عکس کس طرح ہونا چاہیے۔

☆......☆......☆